بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L. 5254 — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

# روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
فی پرچہ ۱؎
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ؍؍
ماہوار ۲ ۱/۲

یوم یکشنبہ
یکم ذیقعد ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ * ۵ ظہور ۱۳۳۰ ہش * ۵ اگست ۱۹۵۱ء * نمبر ۱۸۱


## اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تار بذریعہ حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

ربوہ ۲ر اگست درد ابھی ہلکے ہلکے بڑھ رہی ہے
ربوہ ۳ر اگست گھٹنے کی درد میں کچھ افاقہ ہے۔
آج پیر میں درد پھر شروع ہو گئی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

محترم مولوی عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ و خارجہ بعارضہ درد گردہ و بخار شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت محترم درد صاحب کی صحت کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں (اعجاز نصر اللہ خان)

# آسام اور مشرقی بنگال کی سرحد پر ہندوستانی فوجوں کی نقل و حرکت میں غیر معمولی اضافہ

ڈھاکہ ۴ر اگست - گذشتہ سات روز میں آسام اور مشرقی پاکستان کی سرحد پر ہندوستانی فوجوں کی نقل و حرکت غیر معمولی شدت اختیار کر گئی ہے۔ مختلف مقامات پر نہ صرف فوجوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے - بلکہ وہ پہلے کی نسبت سرحد سے اور زیادہ قریب آ گئی ہیں - بالخصوص ضلع میمن سنگھ کے ایسے مقامات کے قریب فوجوں کی نقل و حرکت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے جو ذرا علیحدہ واقع ہیں - گیبو بازار سے بھی فوجوں کے اجتماع کی خبر ملی ہے - بالکا ندی کے کنارے ہندوستانی فوجیں سرحد سے صرف ڈیڑھ میل کے فاصلے پر خیمہ زن ہیں یہ تمام فوجیں جدید ترین اسلحہ سے پوری طرح لیس ہیں - ایک اور اطلاع کے مطابق دینا پور سے دو میل کے فاصلے پر بھی فوجیں کثیر تعداد میں جمع ہو رہی ہیں -

## پاکستان تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھنے کا خواہشمند ہے (لیاقت)

کراچی ۴ر اگست - ایرانی عوام نے پاکستان کی فلاح و بہبود اور اس کے بعض مسائل کے حل میں جس دلچسپی کا اظہار کیا ہے اس پر وزیراعظم خان لیاقت علیخاں نے ان کا شکریہ ادا کیا ہے - وہاں کے مشہور مذہبی راہنما علامہ کاشانی کے تار کا جواب ارسال کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے کہ ہندوستان و پاکستان کی موجودہ کشیدگی کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان نے پاکستان کی سرحدوں کے قریب اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں - میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ وہ فوجوں کو ہٹا کر ان مقامات پر لے جائیں - جہاں وہ عام طور پر امن کی حالت میں متعین نیز باقی تمام مسائل کو بھی پُر امن طریقے سے حل کرنے پر آمادہ ہوں لیکن پنڈت نہرو نے اس کی تمام تجاویز کا نہایت مایوس کن جواب دیکر انہیں ٹھکرا دیا اور اس سلسلے میں کراچی آنے کی جو دعوت ہم دی گئی تھی - انہوں نے اسے بھی منظور نہیں کیا - خان لیاقت علی خان نے مزید لکھا ہے کہ پاکستان اپنے تمام ہمسایہ ممالک سے پر امن تعلقات رکھنا چاہتا ہے اور اسے اپنا اسلامی فرض سمجھتا ہے بالخصوص اسلامی ممالک کیساتھ تو اسکے نہایت ہی برادرانہ تعلقات قائم ہیں - وہ سب عظیم الشان اسلامی برادری میں منسلک ہیں

## ہم نام نہاد اسمبلی قائم کر کے ہی دم لیں گے
### غلام محمد بخشی کا اعلان

سری نگر ۔ ۴ر اگست - ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کی ڈوگرہ حکومت کے نائب سربراہ بخشی غلام محمد نے اقوام متحدہ کی تمام ہدایات کو رد کرتے ہوئے پھر اعلان کیا ہے کہ جب تک شیخ عبداللہ کی حکومت نام نہاد آئین ساز اسمبلی قائم نہ کرے گی - چین سے نہ بیٹھے گی

کراچی ۴ر اگست اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم کل بعد دوپہر سری نگر سے کراچی پہنچ رہے ہیں - کراچی میں آپ کے آئندہ پروگرام کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں -

## لائلپور کیلئے بجلی

لاہور ۴ر اگست - معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۵۲ء کے آخر تک ضلع لائلپور میں تینتیس ہزار سے زائد کلو واٹ بجلی پیدا ہونے لگے گی - پہلے سال دونوں انجن ۴، ۴ ہزار اگلے سال ۷، ۷ ہزار بجلی پیدا کریں گے - اس طرح تیسرے سال تمام سیٹ کل ۲۲ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا کر سکیں گے - اس ساری سکیم پر ۲ ۱/۲ کروڑ روپیہ خرچ ہو گا - یاد رہے کہ اس وقت لائلپور کو مشرقی پنجاب سے بجلی آتی ہے -

## پاکستان میں یوم درخت کاری

کراچی - ۴ر اگست - آج مشرقی بنگال - پنجاب - سندھ کراچی بہاولپور اور خیرپور کے صوبوں میں درخت لگانے کا قومی دن منایا گیا - اور ہر جگہ ہزاروں درخت لگائے گئے - ڈھاکہ میں اس قومی تقریب کا افتتاح صوبے کے وزیراعظم مسٹر نور الامین نے خود کیا آپ نے اس موقع پر ایک تقریر بھی کی - جس میں جنگلات کی دولت کی اہمیت کی وضاحت کی - کراچی میں پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے گورنر جنرل ہاؤس کے قریب درخت لگا کر اس مہم کا افتتاح کیا - لاہور چھاؤنی میں قومی دولت میں اضافے کی اس تحریک کی ابتدا ریجنل جنرل محمد اعظم خاں نے کی - پنجاب کے مختلف ضلعوں سے بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ اس قومی جدوجہد میں حصہ لینے کی اطلاعیں آئی ہیں - اکیلے سیالکوٹ ہی میں ایک لاکھ قلمیں اور پودے اس غرض کے لئے تقسیم ہوئے - لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر جعفری نے لاہور شہر کے قریب کانا کاچھا کے قریب ایک درخت لگا کر اس مہم کا آغاز کیا - اس موقع پر آپ نے ایک تقریر میں اس دن کو قومی تہوار کی حیثیت سے منانے پر زور دیا -

منظفر آباد - آج یہاں بھی جنگلات کی دولت بڑھانے کا یہ قومی دن پورے اہتمام سے منایا گیا -

## میں مستعفی ہو جاؤں گا لیکن ایرانی مفاد کے خلاف کوئی سمجھوتہ نہیں کرونگا

طہران - ۴ر اگست - ایرانی سینیٹ کے ایک خصوصی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ایران کے وزیراعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے اعلان کیا کہ ایران کی حکومت تیل کے مسئلے میں کسی ایسے حل پر پہونچنے کی انتہائی کوشش کریگی جس میں ایرانی قوم کا زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو - آپ نے کہا میں مستعفی ہو جاؤں گا - لیکن ہرگز کسی ایسے سمجھوتہ پر دستخط نہیں کروں گا - جس سے ایرانی مفادات کو نقصان پہونچے -

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

وہ خدا تعالیٰ کے انوار کا مظہر ہے اور دانائی میں ہر انسان سے بڑھ کر ہے - اس کی اتباع دل کو ایسی کشادگی عطا کرتی ہے جو کسی کو سو برس کے مجاہدہ سے بھی حاصل نہیں ہوتی - اس کی اتباع دل کو روشن کرتی ہے - اور مردوں میں جان ڈالتی ہے - خدا تعالیٰ کی طاقت کا ایک جلوہ دکھاتی ہے - اس کی اتباع سینہ کو منور کرتی ہے - اور اس ورا الوراء ہستی تک پہنچنے کی راہیں بتا دیتی ہے (ترجمہ از براہین احمدیہ)

## اہل قصور سے سردار عبدالحمید دستی کا خطاب

قصور - ۴ر اگست - کل یہاں عیدگاہ میں ایک زبردست اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر تعلیم آنریبل سردار عبدالحمید دستی نے کہا - میں یہاں آپ کو بہادری وغیرہ کی تلقین کرنے کی بجائے آپ کی اس گرمجوشی اور ارادے میں شریک ہونے کے لئے آیا ہوں - جس نے اہل قصور کو سرحد سے صرف چار میل کے فاصلے پر ثابت قدمی سے ڈٹے رہنے پر آمادہ کیا ہے اور یہ فیصلہ کرنے پر آمادہ کیا ہے کہ اگر دشمن پاکستان کی سرحد میں داخل ہوا تو اس کے دانت کھٹے کر دیئے جائیں گے - آپ نے قیام پاکستان کے وقت کی قربانیوں اور مصائب کے برداشت کرنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا - اگر خدانخواستہ پاکستان پر کوئی آنچ آ گئی - تو ہمارا ایمان اور اسلام اس علاقہ سے ناپید ہو جائے گا - آپ نے تاریخ اسلام کے ابتدائی اوراق سے کچھ مثالیں سناتے ہوئے کہا پاکستان کے مسلمان دشمن کی زیادہ تعداد سے مرعوب نہیں ہو سکتے - کیونکہ وہ ایک دشوار حالات میں لڑنے کی خوگر ملت کے فرد ہیں - آپ نے اپنی تقریر میں ان امور کی وضاحت کی کہ کس طرح ہر شخص بقدر استطاعت جنگ میں حصہ لے سکتا ہے - آپ نے نوجوانوں کو فوجی جنگ سیکھنے کی تلقین کی - اور عمر رسیدہ عورتوں اور مردوں کو طبی معاون اور نرسوں کی حیثیت سے خدمت کرنے کا مشورہ دیا -




ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

# صیغہ نشر و اشاعت کی امداد کیجئے

احباب کی خدمت میں وقتاً فوقتاً صیغہ نشر و اشاعت کی امداد کے لئے بذریعہ اخبار و خطوط عرض کی جاتی رہی ہے۔ بعض مخیر حضرات کی اس طرف توجہ بھی ہے۔ لیکن اکثریت نے اس کی ضرورت کا اندازہ نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس صیغہ کے ذریعہ سے تمام پاکستان میں اور بعض مقامات پر ہندوستان میں بھی خاموش مگر پر اثر تبلیغ ہو رہی ہے۔

جماعت کے غیر معمولی تبلیغی جوش کو مد نظر رکھتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ اس صیغہ کے لئے ہر وقت مشروط بآمد بجٹ منظور کرتی رہی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ جتنی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب اتنی ہی اس کی طرف کم توجہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ موجودہ حالات میں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہر روز مرکز سے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ٹریکٹ نکلا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تبلیغ کا اہم کام یہی اشتہارات تھے۔ باقاعدہ مبلغ تو غالباً کوئی تھا ہی نہیں۔ حضور نے تمام دیگر ضروریات پر اس صیغہ کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور دراصل اگر غور کیا جائے۔ تو جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہی تبلیغ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت کو اس کی طرف جس انہماک اور تندہی کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے نہیں کر رہی۔

اس مختصر نوٹ کے ذریعہ جماعت کی خدمت میں پر زور تحریک کی جاتی ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک نہایت ہی نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ اگر احباب نے یہ وقت ضائع کر دیا۔ تو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ پس جس قدر زیادہ ہو سکے۔ اس اہم صیغہ کی مالی امداد کر کے اس صیغہ کو مضبوط تر بنا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو حالات کا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مہتمم نشر و اشاعت)

---

# چندہ کی بلا تفصیل رقوم

بعض عہدہ داران اور افراد جماعت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام چندہ کی رقوم بھجواتے وقت ان کی تفصیل ارسال نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی رقوم مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ اور خزانہ میں داخل نہیں کی جا سکتیں۔ اس طرح ایک تو ایسی رقوم متعلقہ جماعتوں کے نام درج نہیں ہو سکتیں۔ اور دوسرے ان کی تفصیل منگوانے کے لئے مرکز کو لمبی خط و کتابت کرنا پڑتی ہے۔ اور علاوہ کارکنوں کا وقت خرچ ہونے کے جو کسی دوسرے مفید کام پر صرف ہو سکتا ہے۔ مرکز کو چٹھیوں اور جسٹریوں کے بھجوانے پر بھی کافی خرچ کرنا پڑتا ہے۔

لہٰذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جب بھی چندہ کی رقوم بھجوائیں منی آرڈر کی صورت میں کوپن پر اور اگر کوپن پر جگہ کافی نہ ہو۔ تو علیحدہ کارڈ کی صورت میں۔ اور اگر بیمہ کے ذریعہ چندہ بھجوائیں۔ تو بیمہ میں بھی تفصیل بھجوا دیا کریں۔ یہ بہت اہم اور ضروری امر ہے۔ جس کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

# سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں

۱۔ ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی تبلیغی رپورٹ دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں ضرور ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ ان کی باقاعدگی کے خوش کن اثر کے ماتحت ان کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جایا کرے۔

۲۔ احباب جماعت سے پندرہ یوم وقف کروا کر ان کے اسماء اور اس بارہ میں اطلاع کہ وہ اس عرصہ میں کس طور پر خدمت سلسلہ میں صرف کرنا پسند فرماتے ہیں۔ اگر احباب اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں اس عرصہ میں تبلیغ کے خواہشمند ہوں۔ تو مقام وغیرہ سے بھی مطلع فرمائیں۔

۳۔ جن احباب نے ابھی تک سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا ابھی تک وعدہ نہ کیا ہو۔ ان سے تحریری وعدہ لے کر اس کی اطلاع بھی دفتر نظارت میں بھجوا دیں۔

(۴) اپنے علاقہ کی غیر احمدی مستورات میں بذریعہ لجنہ اماء اللہ مقامی بھی تبلیغ کا انتظام جلد از جلد کر کے ان کی رپورٹ لجنہ اماء اللہ مقامی سے بھجوائیں۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ مقامی سے بھی ان کی تبلیغی مساعی کے متعلق رپورٹیں لے کر اپنی ماہوار رپورٹ میں ان کو شامل کر کے بھجوا دیا کریں۔

دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور اس جہاد میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی اور شوق سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

---

# سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء - ورزشی مقابلے

## ۱۲-۱۳-۱۴ ر اکتوبر ۱۹۵۱ء

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق ورزشی مقابلے ہوں گے جن کے لئے خدام کو ابھی سے تیار ہونا چاہیئے۔ مقابلوں کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

اجتماعی۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ رسہ کشی (مشروط)

انفرادی:۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ پیغام رسانی۔ گولہ پھینکنا۔ جیولن تھرو۔ ہیمر تھرو۔ اونچی آواز۔ مشاہدہ و معائنہ۔ فاصلہ کا اندازہ۔ حفظ ذہنی۔ سونگھنا اور چکھنا۔ محسوس کرنا۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۰۰ گز۔ ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ ہرڈل دوڑ۔ مظاہرہ جمناسٹک۔

نوٹ:۔ صبح کے وقت ورزش ہوا کرے گی۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل سامان ہر خادم کے پاس موجود ہونا ضروری ہے۔ نکر۔ بنیان۔ کینوس شوز۔

ان کھیلوں میں شامل ہونے والے خدام اور ٹیموں کے نام یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ تا پروگرام بنانے میں سہولت ہو۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# موصی صاحبان کیلئے

تحریک ستمبر کے ماتحت ہر موصی کو اپنے وصیت کے چندے کی تعیین خود سیکرٹری صاحب کو لکھوانی چاہیئے کہ اس میں کتنی رقم حصہ آمد کی ہے۔ بعض موصی صاحبان رقم مجموعی طور پر سیکرٹری صاحب کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور حصہ آمد کی تعیین نہیں کرتے۔ اس لئے ان کا چندہ حصہ آمد وصول نہیں ہو رہا۔ سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے۔ کہ حصہ آمد کی تعیین خود کرا لیا کریں۔ خط و کتابت اور چندہ بھیجتے وقت نمبر وصیت ضرور دینا چاہیئے۔ ورنہ رقم کے غلط اندراج کا خطرہ ہے۔ اور جواب بھی جلد نہیں مل سکتا۔ احباب چندہ بھیجتے وقت لاپروائی سے نمبر وصیت نہیں لکھتے۔ جس سے نمبر تلاش کرنے میں بڑا وقت خرچ ہوتا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

# ضروری اعلانات

(۱) فضل حق صاحب ساکن چک نمبر ۹۶ گ ب ضلع لائل پور کے متعلق دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بتاریخ ۱/۶/۵۱ فیصلہ کیا تھا۔ کہ وہ مبلغ ۴۰۰/- روپے محمد عبد اللہ صاحب کو ادا کریں۔ لیکن انہوں نے اب تک قضاء کے فیصلہ کی تعمیل نہیں کی۔ اور وہ عدم پتہ ہیں۔ اس لئے معمولی طریق سے ان سے تعمیل کروانے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر ایک ماہ تک ان کی طرف سے تعمیل نہ ہوئی۔ یا پندرہ دن تک ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ تو ان کے متعلق یکطرفہ کاروائی کی جائیگی۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

(۲) مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ابن مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی کو قضاء کے ایک فیصلہ کی تعمیل میں متعدد بار لکھا جاتا رہا۔ مگر صحیح ایڈریس علم نہ ہونے کی وجہ سے تعمیل نہ ہو سکی۔

لہٰذا انہیں چونکہ معمولی طریق سے قضاء کے فیصلہ کی تعمیل کرانے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ قضاء کے فیصلہ کی فوراً تعمیل کریں۔ جس کا انہیں علم ہے۔ ورنہ ان کے خلاف یکطرفہ کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# قابل توجہ عہدہ داران جماعت احمدیہ

## کسی قسم کا کوئی چندہ نہ لیا جائے

قاعدہ ۵۰۹ صدر انجمن احمدیہ کا یہ ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک ادا نہیں کرتا اس کی وصیت منسوخ کی جاوے اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جاوے۔ اور نہ اسے کوئی عہدہ دیا جائے۔"

اس قاعدہ کے ماتحت جن موصیوں کی وصایا بوجہ بقایا منسوخ کی جائیں۔ عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ ان سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائے۔ مرکزی اداروں کا بھی فرض ہے کہ اگر وہ براہ راست کسی قسم کا چندہ مرکز میں بھیجیں تو ان کا چندہ وصول نہ کیا جائے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
۵ راگست ۱۹۵۱ء

# جہاد کا غیر اسلامی تصوّر

الاعتصام کے مدیر محترم نے پنڈت جواہر لال نہرو کے تصور جہاد پر ایک مقالہ لکھا ہے اور "جہاد کے حقیقی مفہوم" پر روشنی ڈالنے کی کوشش فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ آغاز میں تحریر فرماتے ہیں۔

"قومی تعصبات کردار و ثقافت ہی کی سمتوں کو نہیں بدلتے۔ بلکہ ان کا اثر الفاظ پر بھی پڑتا ہے۔ اور بسا اوقات ایسا پڑتا ہے۔ کہ بعض الفاظ بالکل متضاد معانی کے حامل ہو کر رہ جاتے ہیں۔

ان میں ایک لفظ جہاد بھی ہے جہاں تک اسلامی نقطۂ نظر سے اس کے اشتقاق و استعمالات کا تعلق ہے نہ صرف یہ کہ اس میں کوئی قباحت نہیں کوئی ذم کا پہلو نہیں بلکہ یہ ایک منضبط اور تعمیری فلسفۂ اخلاق و روحانیت سے تعبیر ہے۔ اور تعلق باللہ کی وہ ارتقائی کیفیت ہے۔ کہ جس کے آگے معرفت و مقربت کا کوئی مقام ہی نہیں۔ اور پھر اس کے ساتھ کسی طرح کی کوئی وقتی و ہنگامی قدر بھی وابستہ نہیں۔ بلکہ یہ قلب و ذہن کی ایک مستقل خلش اور عمل و سعی کی ایک دائمی شکل کا دوسرا نام ہے۔

لیکن بُرا ہو سوئے ظن کا کہ اسلامی فتوحات کی کثرت اور پھیلاؤ نے مفتوحہ قوموں میں اس سے متعلق جو تصور پیدا کیا۔ اور بالخصوص یورپ کے پروپیگنڈا باز حلقوں نے اس کی جو بھیانک تصویر پیش کی۔ تو اس کے اصلی معنے ہی بدل گئے ہیں۔ اب یہ سمجھا جاتا ہے کہ شاید جہاد کے معنے دوسروں پر چڑھ دوڑنے اور خواہ مخواہ مسلط ہو جانے کے ہیں اور مسلمان جب یہ کہتے ہیں کہ نظریۂ جہاد کے قائل ہیں۔ تو اس کے صراحتاً یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ کسی دوسری قوم کے حق خود ارادیت کو مانتے ہی نہیں۔ اور دیانتداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ کسی وقت بھی کسی قوم کو لوٹ لینا اور اس کے ذرائع اختیار پر بجبر قابض ہونا نہ صرف امر جائز ہے۔ بلکہ موجب ثواب بھی ہے۔ حالانکہ یہ کھلے بندوں اندھیر کی اور بدنظمی ہے۔ اور اسلام ایسا متوازن اور سلجھا ہوا مذہب کب اس کی اجازت دے سکتا ہے۔

اسی غلط فہمی کی بناء پر غالباً پنڈت جواہر لال نہرو نے پاکستان کے اخبارات کا شکوہ کیا ہے۔ کہ یہ دن رات جہاد جہاد پکارتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اگر پاکستان مصالحت چاہتا ہے تو پہلے قدم پر اس خوفناک جہم کا انسداد کرنا پڑے گا۔

ان کے ذہن میں جہاد کا یہی عامیانہ تصوّر ہے کہ وہ بلا کسی اخلاقی و دینی شرط و قید کے اور بغیر کسی دنیوی شرط و قید کے اور بغیر کسی دینی و روحانی ذمہ داری کے محض لڑ جانے اور دشمن سے بھڑ جانے کو کہتے ہیں۔ ان کو کون سمجھائے کہ اول تو جہاد کے یہ معنے ہی نہیں۔ اور پھر یہ ایسی چیز بھی نہیں جو پروپیگنڈے کی محتاج ہو۔ وہ تو ذہن و تربیت کا ایک متعین سانچہ ہے"

(الاعتصام ۳ راگست ۱۹۵۱ء صہ)

یہاں تک تو آپ نے بالکل ٹھیک لکھا ہے۔ ہم نے چند دن ہوئے الفضل میں ایک مختصر نوٹ میں عرض کیا تھا کہ "جہاد" کا جو تصور غیر اسلامی ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ وہ نہائت خطرناک ہے۔

بات یہ ہے کہ یہ تصور اتنا خطرناک ہے۔ کہ اس غلط تصور کی وجہ سے غیر مسلموں میں اسلام کی اشاعت ہی رک گئی ہوئی ہے۔ دشمنان اسلام نے "جہاد" کے اس غلط تصور کا اتنا پروپیگنڈا کیا ہوا ہے۔ اور کرتے ہیں۔ اور ایسے ایسے باریک طریقوں سے کہ ہمارے علماء کو حقیقت یہ ہے کہ حقیقت حال کا علم ہی نہیں ہے۔ آپ کوئی کتاب جو یورپ میں اسلام یا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر کسی یورپین نے لکھی ہو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ وہ حضرات بھی جنہوں نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفوں کے پل باندھ دیے ہیں جب مسئلہ جہاد پر آتے ہیں تو ان کے قلم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ اور اپنے سب کچھ لکھے پڑھے پر پانی پھیر کر رکھ دیتے ہیں۔

وہ لوگ نفسیات کے بڑے ماہر ہوتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ایک ذرا سا شوشہ چھوڑ دینے سے کس طرح تعریفوں کے پہاڑ کے پہاڑ اکھاڑ کر پھینک دیئے جا سکتے ہیں۔ ایسی کتابیں در اصل مسلمانوں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ اور وہ جب اپنے دین اور اپنے محبوب کی تعریفوں کو دیکھتے ہیں تو خوشی خوشی مطالعہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر دوران مطالعہ میں چند ایسے فقرے بھی پڑھ جاتے ہیں۔ جو روا روی میں تو مؤثر معلوم نہیں ہوتے۔ مگر ان کے تحت الشعور میں ایک ایسے نقش کی بنیا دھر جاتے ہیں کہ جب مطالعہ کرنے والا عیسائیت کی بظاہر نہائت روادارانہ تعلیم کے متعلق بعد میں کچھ پڑھتا ہے تو اس بنیاد پر ایک ہلکا سا اور ردّہ لگ جاتا ہے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ اس نہائت بودی سی بنیاد پر غیر معلوم طور پر عمارت بنتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ انسان اس کے آگے سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اور اس کی ذہنیت میں اسلام اور اس کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک ہلکا سا نقش نفرت ابھر آتا ہے۔

پھر جب وہ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرتا ہے تو یہ ابھرا ہوا نقش ایک خطرناک اور بھیانک تصویر بن جاتا ہے۔ اور آج ہم مہذب اسلامی کہلانے والے ممالک کے تعلیم یافتہ لوگوں کی ذہنیتوں کی جانچ پڑتال کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ۹۹ فیصدی ایسے ہیں۔ جو مستشرقین کی اس باریک چال کا شکار ہو گئے ہیں۔ اس اثر کو اب بعض اسلامی ممالک نے یہاں تک محسوس کیا ہے۔ کہ جب یو۔ این۔ او کی ایک کمیٹی میں پچھلے دنوں آزادیٔ ضمیر اور آزادی تبلیغ کا سوال پیدا ہوا۔ تو ان ممالک نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اللہ اللہ وہ اسلام جس نے

لا اکراہ فی الدین

کا اصول دنیا میں پیش کر کے ساری دنیا کے لوگوں کو ضمیر کی آزادی کا تحفہ بخشا تھا۔ وہ اسلام جس نے تلوار اٹھائی ہی اس حق کو منوانے کے لئے تھی۔ یہ امر کتنا حیرت آفرین ہے کہ اسی اسلام کے پیرو آج اسلام کے اس عظیم الشان اصول کو اس طرح ٹھکرا دیتے ہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے یہ نتیجہ ہے جہاد کے اس بھیانک تصور کا جو غیر مسلموں میں پھیلا ہوا ہے۔ اور جس نے غیر معلوم طور پر اسلامی ممالک کے تعلیم یافتہ افراد کی ذہنیتوں میں مستشرقین کی اس نفسیاتی چالاکی سے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے راہ پائی ہے۔

عیسائی مشن جو ان کتب کے ذریعہ غیر معلوم طریقے سے تعلیم یافتہ مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا کر رہے ہیں اس کے اثر سے جو ان کو ظاہر میں نظر آتا ہے ڈر کر ان اسلامی ممالک نے سمجھ لیا ہے کہ اسلام کی حفاظت کے لئے اب ضروری ہے کہ آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ تبلیغ کا حق مسدود کر دیا جائے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر عیسائی مشن اب ان ممالک سے اٹھا بھی دیئے جائیں۔ تو مستشرقین کی کتابیں خاصکر وہ جن میں بظاہر اسلام اور اسلام کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بظاہر تعریفیں بھری ہوتی ہیں۔ اور جو شہد میں زہر گھول کر پلانے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ وہ تو تعلیم یافتہ لوگوں کے ہاتھوں میں آتی ہی رہیں گی۔ اور اپنا کام کرتی چلی جائیں گی۔ اور جس کے لئے ہم نے "اسلام" کے نام کو انجمن اقوام عالم کے پنڈال میں داغدار کیا۔ وہ تو اسی طرح ہوتا رہے گا۔

اب ظاہر ہے کہ "جہاد" کا جو بھیانک تصور غیر مسلموں میں پھیلا ہوا ہے کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جس کو محض سرسری نظر سے دیکھا جائے۔ اس غلط تصور نے نہ صرف اسلام کی اشاعت ہی غیر مسلموں میں روک دی ہے۔ بلکہ خود مسلمانوں کے لئے بھی ٹھوکر کا ایک بھاری پتھر بنا ہوا ہے سوال یہ ہے کہ کیا ہم تیار ہیں کہ اس بھاری پتھر کو اسلام کے راستہ سے ہٹا دیں۔ افسوس ہے کہ جہاں تک ہمارے سیاسی علمائے اسلام کا تعلق ہے۔ وہ تو اس پتھر پر اور بھی سیمنٹ اور گچ کی تہیں چڑھا چڑھا کر اس کو اتنا بڑا بنا رہے ہیں۔ کہ اب اسلام کے قافلہ کو اس راہ سے گزرنا ہی ناممکن ہو گیا ہے۔

اس نقطۂ نظر سے ہمیں نہائت افسوس ہے۔ کہ ہم الاعتصام کے مدیر محترم کے ساتھ ان تمام باتوں میں متفق نہیں ہو سکتے۔ جو انہوں نے جہاد کی تشریح میں اس کا صحیح تصور دلانے کے لئے آگے اسی مضمون میں فرمائی ہیں۔ اصل میں یہ باتیں نہائت مبہم انداز میں فرمائی گئی ہیں۔ اور ہم نہیں سمجھ سکے۔ کہ مدیر محترم کیا بات واضح کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس حصہ کو عدم گنجائش کی وجہ سے نقل نہیں کر سکتے۔ البتہ پھر کسی وقت کچھ عرض کریں گے۔ یہاں ہم صرف اس قدر عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم نے "جہاد بالسیف" کی شرائط بڑی وضاحت سے بیان فرمائی ہیں۔ اگر مدیر محترم بجائے اپنی تصریحات کے ان کی طرف رجوع کرتے۔ تو زیادہ مستحسن ہوتا۔ جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں۔ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق محض قیاسات سے بحث نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ چونکہ قرآن کریم نے اس کے متعلق کافی وضاحت کی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس کی طرف رجوع کریں۔ علماء کی ایک مجلس بیٹھے۔ ایسی تمام آیات جن میں جہاد کا ذکر ہے۔ یا اس کے متعلق کچھ فرمایا گیا ہے۔ سیاق و سباق کے ساتھ ان پر غور کیا جائے۔ اور پھر جو نتائج برآمد ہوں۔

(باقی دیکھیں صہ کالم اول کے نیچے)

# حقیقتِ جہاد

(از مکرم میاں محمدؐ صادق صاحب مسلم ٹاؤن)

سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا رسالہ "حقیقتِ جہاد" شائع کردہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور ایک دوست سے عاریتاً لیکر میں نے پڑھا ہے۔ اس سے پیشتر اسی موضوع پر مولانا مذکور اور اخبار "الفضل" کے درمیان جو قلمی جہاد ہوتا چلا آیا ہے وہ بھی میں نے غور سے پڑھا ہے۔ مولانا مودودی صاحب کا نظریہ جماعت احمدیہ کے نظریہ سے اصولاً مختلف نظر آتا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے نظریہ کا جو نقشہ مولانا نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۷۷/۷۸ پر کھینچا ان کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"جب ہم نے غیروں کی بنائی ہوئی اپنی یہ تصویر دیکھی۔ تو ایسے دہشت زدہ ہوئے کہ کہیں اس تصویر کے پیچھے جھانک کر خود مصوروں کی صورت دیکھنے کا ہوش ہی نہ آیا۔ اور لگے معذرت کرنے کہ حضور بھلا ہم جنگ و قتال کو کیا جانیں، ہم تو بھکشوؤں اور پادریوں کی طرح پر امن مبلغ لوگ ہیں۔ چند مذہبی عقائد کی تردید کرنا۔ اور ان کی جگہ کچھ دوسرے عقائد لوگوں سے تسلیم کرالینا بس یہ ہمارا کام ہے۔ ہمیں تلوار سے کیا واسطہ۔ البتہ اتنا قصور کبھی کبھار ضرور ہوا ہے۔ کہ جب کبھی کوئی ہمیں مارنے آیا۔ تو ہم نے بھی جواب میں ہاتھ اٹھا دیا۔ مگر سو اب تو ہم اس سے بھی توبہ کر چکے ہیں۔ حضور کی طمانیت کے لئے تلوار والے جہاد کو سرکاری طور پر منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب تو جہاد فقط زبان اور قلم کی کوشش کا نام ہے۔ توپ اور بندوق چلانا سرکار کا کام ہے۔ اور زبان اور قلم چلانا ہمارا کام ہے" (صفحہ ۷۷/۷۸)

اس کے مقابلہ میں مولانا نے اسی مسئلہ جہاد کے متعلق جو تصویر اپنی طرف سے کھینچی ہے۔ وہ ان کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"یہی پالیسی تھی۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپؐ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی۔ سب سے پہلے اسی کو اسلامی حکومت کے زیر نگیں کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہؐ نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول اور مسلک کی طرف دعوت دی۔ مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومن سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ آنحضرتؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ پارٹی کے لیڈر ہوئے۔ تو انہوں نے روم اور ایران دونو کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا۔ اور حضرت عمرؓ نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہنچا دیا۔" (صفحہ ۷۷/۷۸)

معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مولانا کو تاریخ اسلام سے چنداں علاقہ نہیں۔ کہ وہ اس بارہ میں کیا کہتی ہے اور نہ ہی تاریخ انبیاءؑ اور تاریخ امم کبھی انہوں نے پڑھی ہے۔ آپ کے دماغ نے چند قرآنی آیات دیکھ کر چند نتائج اختراع کرکے بزعم خود بڑا میدان مارا ہے۔ مولانا خود کو مصنفین اسلام کی صف میں شامل کرنے کے لئے اپنے افعال کے نتائج سے بے نیاز ہو کر جو دل میں آیا لکھتے گئے ہیں۔ اگر مولانا نے اسے تصنیف اس لئے کیا ہے کہ ان کے نظریہ کو دنیا سمجھ سکے۔ اور اس پر عمل کر سکے۔ تو ہر ایک کا حق ہے۔ کہ مولانا کی جو بات کسی کی سمجھ میں نہ آوے۔ اس کے سمجھنے کے لئے مولانا کی طرف رجوع کرے۔ لہٰذا اسی خیال سے میں مولانا سے حسب ذیل سوالات پوچھنے کی جرأت کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ان کے جوابات میری تسکین قلب کا موجب ہوئے۔ تو مبلغ پانچ روپیہ مولانا کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دوں گا۔

(۱) صفحہ ۷۷ رسالہ حقیقت جہاد دیکھ کر ارشاد فرمایئے۔ کہ غیروں کی بنائی ہوئی اسلام کی تصویر کیا آپ کے نزدیک صحیح اور درست ہے۔ کیا آپ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا۔ جیسا کہ مخالفین نے مشہور کر رکھا ہے۔ کہ مسلمان ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں تلوار لیکر نکلے۔ اور انہوں نے اسلام کو محض بزور شمشیر دنیا پر مسلط کیا۔ اگر آپ اس کو درست سمجھتے ہیں۔ تو فرمایئے۔ کہ آپ کی بنائی ہوئی تصویر اغیار کی بنائی ہوئی تصویر سے کس رنگ میں مختلف ہے۔ اگر معنی ہر دو تصاویر کے ایک ہی ہیں۔ اور محض شکلیں مختلف ہیں۔ تو آپ ان مصوروں کی نسبت کیا فتویٰ دیں گے۔ وہ حق پر ہیں یا نہیں؟

(۲) اگر (بحوالہ صفحہ ۷۸) جہاد فی سبیل اللہ کے لئے آپ کے نزدیک تشدد اور پیش دستی اور وہ بھی بلا انتظار نتیجہ تبلیغ درست ہے۔ تو کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں۔ کہ آپ کے رسالہ جہاد کو یورپ اور امریکہ کی زبانوں میں ترجمہ کرکے اشاعت کے لئے بھیج دیا جاوے۔ یہ اقوام اسلام سے پہلے ہی سے اس لئے بدظن اور بدگمان ہیں۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ کیا آپ کا رسالہ پڑھ کر ان کے خیال کو اور تقویت ہوگی یا نہیں۔ پھر اس کا ردِ عمل آپ کے نزدیک کیا ہوگا۔ اگر اسی عذر کو لیکر وہ اسلامی دنیا پر حملہ بول دیں۔ تو آپ اپنا سر بچانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کریں گے۔ کیا آپ کو آپ کا رسالہ جہاد کا چھاتہ بمباری سے محفوظ کرنے کے لئے کافی ہوگا؟

(۳) اگر مولانا کو اپنے رسالہ جہاد کے مطابق اپنے طریق کار کے متعلق پورا پورا اطمینان ہے تو آپ فرماویں کہ جس صورت میں آپ کے ہی قول کے مطابق جہاد کے لئے حصول قوت کی ضرورت ہے انہوں نے وہ قوت حاصل کرنے کا کیا طریق تجویز فرمایا ہے۔ آپ کے رسالہ میں تو اس کا کوئی ذکر نہیں ملا۔ بلکہ فہرست مضامین بھی صرف جہاد کا مقصد۔ جہاد کی اہمیت۔ جہاد فی سبیل اللہ تک محدود ہے۔

یہ ایک موٹا سا سوال ہے۔ اگر اس کا جواب نہ ہو۔ تو مولانا کی تمام قیل و قال بے معنی اور مہمل ہو جاتی ہے اگر مولانا فرماویں۔ کہ اسی قوت کو حاصل کرنے کے لئے ہم اس تمام تگ و دو میں مصروف ہیں۔ قرآن کریم کی نئی تفسیر مجددانہ رنگ میں کی جاتی ہے۔ رسائل تحریر کئے جاتے ہیں۔ دھوآں دھار تقریریں کی جاتی ہیں۔ اگر مولانا کا یہی جواب ہے۔ تو دست بستہ گذارش ہے کہ اگر یہی طریق جماعت احمدیہ نے کسی اور رنگ میں اختیار کر رکھا ہے تو وہ کیونکر معیوب قرار دیا جا سکتا ہے؟

(۴) اگر اسلام بغیر تلوار قائم نہ ہو سکتا تھا۔ تو نبی کریمؐ نے تلوار چلائے بغیر وہ طاقت کیونکر حاصل کی۔ جو باعث فتح مکہ ہوئی۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فتح مکہ سے قبل کئی سال برابر قریش کے مظالم کے مقابل محض تبلیغ کرتے رہنا خلاف تعلیم قرآن تھا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقت حاصل کرنے سے پہلے محض تبلیغ پر حصر فرمایا۔ تو اگر جماعت احمدیہ بھی اسی طریق پر گامزن ہے۔ تو اس کا کیا گناہ ہے؟

اختلاف جب سے دنیا پیدا ہوئی برابر چلا آرہا ہے، خود کرۂ ارض مختلف طبقات میں منقسم ہے۔ کوئی گرم کوئی معتدل اور کوئی سرد۔ ہر ایک طبقہ کی ایک دوسرے سے آب و ہوا مختلف ہے۔ اسی طرح وہاں کے بسنے والے بھی مختلف رنگ و زبان کے لحاظ سے مختلف ناموں سے موسوم ہیں۔ دنیا دراصل مجموعہ تضاد کا ہی نام ہے۔ لیکن بنیادی سچائیاں ہر ملک اور ہر قوم میں ہر جگہ مشترک ملیں گی۔ ایمانداری کا تقاضا ہونا چاہیئے۔ کہ اختلاف رائے رکھتے ہوئے انسان اخلاق اور معقولیت ہاتھ سے نہ دیوے۔ مودودی صاحب کا نام تو بڑا اعلیٰ لیا جاتا ہے۔ مگر رسالہ کی زبان نہایت بازاری اور عامیانہ معلوم ہوتی ہے۔ از راہ کرم مولانا فرماویں۔ کہ کیا احسن طریق تبلیغ اسی کا نام ہے

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجیے دہن بگڑا

# یاد رفتگان و دعائے مغفرت

(مکرم شیخ غلام حسنین صاحب لدھیانوی از کراچی)

برادرِ عزیز شیخ محمدؐ علی صاحب بروز جمعہ بوقت نماز عصر حرکت قلب کے بند ہو جانے سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک اور صالح تھے۔ جماعت کے کاموں میں ہمیشہ دلچسپی لیتے رہے۔ خصوصاً مقامی جلسہ سالانہ وغیرہ کے مواقع پر جلسہ گاہ کی آرائش وغیرہ کا کام قطعات اور جلسہ گاہ کا نام وغیرہ اور بورڈ خود اپنے ہاتھ سے لکھتے اور کپڑے وغیرہ پر سنہری الفاظ کاٹ کر لکھتے رہے۔ گھر پر ہمیشہ کچھ نہ کچھ غیر احمدی دوست مطالعہ کتب اور اخبارات کے لئے آتے رہتے تھے۔ رمضان شریف کی ساتویں تاریخ کو بوقت افطار شربت وغیرہ زیادہ پی گئے۔ صبح کو سحری کھائی اور سو گئے۔ اٹھ کر دن چڑھے دفتر کے لئے تیار ہوئے۔ کہ یکایک پیٹ میں سخت درد اٹھا۔ ڈاکٹروں کے مشورہ سے سنٹرل جناح ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ طبیعت درست ہو گئی۔ یہی کہتے رہے۔ کہ میں تو اچھا ہوں مجھے ڈاکٹر صاحبان چھٹی نہیں دیتے۔ ڈیڑھ ماہ ہسپتال میں رہنے کے بعد جب بیگم صاحبہ ان سے ملنے گئیں۔ تو دیکھا کہ اخبار منہ پر پڑا ہے۔ شاید سو رہے ہیں۔ ساتھ کے مریض نے کہا کہ ابھی اخبار پڑھ رہے تھے۔ اب نیند آگئی ہے۔ لیکن جب اخبار اٹھایا۔ اور بلانے پر بھی کچھ جواب نہ دیا۔ تو ان کی بیگم صاحبہ ڈاکٹر کے پاس دوڑی گئیں۔ نرس نے کہا کہ میں ابھی تو دوائی پلا کر آئی ہوں۔ چنگے بھلے تھے۔ ڈاکٹروں نے دیکھا اور کہا کہ حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات ہوئی ہے۔ مرحوم کی عمر پچاس سال کی تھی۔ اور پیدائشی احمدی تھے۔ بچپن سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت جب میسر ہوتی۔ کلمات طیبات سننے کے لئے حاضر ہو جاتے اس طرح سے صحابی بھی تھے۔ ہم سات بھائی تھے۔ تین بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ چار کی شادی ہوئی۔ بال بچے ہوئے۔ دو بھائی ۱۹۱۸ء کے انفلوانزا میں دو ہفتہ کے اندر فوت ہوئے۔ یہ خاکسار رہ گئے اب یہ صرف ایک بھائی زندہ تھے۔ یہ بھی داغِ جدائی دے گئے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

## درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم عبد الوحید صاحب سیلم اسلامیہ پارک لاہور بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ سید شرافت صاحب بعارضہ بخار کھانسی بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمود احمدؐ دار الشفا خانیوال۔

# اسلام اور اشتراکیت

از مکرم مسعود حسین صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

۲

اب ہم اصل مضمون کی طرف آتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ اشتراکیت کے کن کن اصولوں کی اسلام کے کن کن اصولوں سے ٹکر ہوتی ہے۔

## اشتراکیت کا پہلا فلسفہ

مارکس نے سب سے پہلا اصول جو پیش کیا وہ یہ ہے کہ انسان کو کسی بھی "خدا" کے تصور سے بالکل آزاد ہونا چاہیے۔ کوئی خدا نہیں جو کچھ کر سکتے ہو وہ تم خود ہی کرو۔ کسی آسمانی وجود کی طرف نظر مت اٹھاؤ۔ بلکہ وہ یہانتک کہتا ہے کہ خدا کا تصور غریبوں کو نقصان پہنچانے والا ہے اور امیروں کے حقوق کی ضمانت کرتا ہے۔ یہ دہریت مارکس میں تو دراصل اس لئے آگئی کہ جو نظام وہ پیش کرتا تھا اور جو معاشی اصول وہ بتاتا تھا وہ خدائی احکام کے صریح خلاف تھے اور بعض قوانین قدرت کے بھی خلاف تھے تو اس لئے اس نے لوگوں کے دلوں سے خدا کے تصور کو نکالنا چاہا۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو کوئی دیکھنے والا نہیں تا کہ لوگ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ مارکس کے اصول خدا کے احکامات اور قوانین سے تضاد رکھتے ہیں۔ جب خدا ہی نہیں رہے گا تو اس کے احکامات خود بخود متروک ہو جائیں گے اور لوگ اس کے اصولوں پر کاربند ہوں گے۔ پس خدا کے وجود کا اقرار اور مارکس کی اشتراکیت پانی اور آگ کا بیر آپس میں رکھتی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ مارکس نے یہ لا الٰہ کا نعرہ ان عیسائی پادریوں کے خدا سے جھنجھلا کر لگایا تھا کہ واقعی جن کے خدا پر اگر ایمان لایا جائے تو غریبوں اور مزدوروں کو کوئی پوچھنے والا نہ ہو بلکہ کفارہ کی بدولت تو جو جی میں آئے کر لیا جائے سب گناہ جو معاف ہو چکے۔ اصل میں مارکس کے زمانے میں عیسائی پادریوں کی اخلاقی حالت اتنی گری ہوئی تھی کہ خدا کی پناہ اور حقیقتاً اگر ویسا ہی خدا ہوتا جیسا کہ پادریوں کے خیال میں خدا کا تصور تھا تو پھر مارکس اپنے خیال میں حق بجانب بھی تھا۔ مگر اس نے تو سرے سے خدا کا انکار کر دیا۔ کاش وہ معلوم کر لیتا کہ ایک ایسا خدا بھی موجود ہے جو دنیا کے تمام غریبوں اور یتیموں اور بے کسوں کا والی ہے وہی سب کو رزق دینے والا ہے۔ کاش وہ اس کی خدائی کا انکار نہ کرتا بلکہ وہ اسلام کے پیش کردہ خدا کا حسین چہرہ دیکھ لیتا اور اس کفر سے بچ رہتا۔

یہ تو ہے اس کا نظریہ۔ اب ظاہر ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والوں کے نزدیک نہ تو نیکی کا کوئی وجود ہوگا اور نہ بدی کا کوئی امتیاز جو انسان کی عقل میں آئے۔ اگر اسی کو صحیح سمجھ لیا جائے تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کیا ہوگا۔ نہ ان کے نزدیک کسی رشتہ دار کا حق ہوگا نہ کسی سے ہمدردی اس کے علاوہ وہ کونسا ایسا اصل رکھیں گے جس کی رو سے نیکی اور بدی میں امتیاز کیا جا سکے۔ چنانچہ یہ سب برائیاں مارکس کے اصولوں کو اپنانے والوں میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ نامحرم عورتوں کا مردوں سے اختلاط عام تو ایک دور کی چیز ہے۔ شادی بیاہ کے قوانین سے بھی چھٹکارا حاصل کر لیا ہے۔ ایک انگریز سیاح ہیولٹ جانسن نے جو کئی سال تک سوویٹ روس میں سیاحت کرتا رہا ہے اپنی کتاب "کمیونسٹ رشیا" میں وہاں کی عورتوں کے متعلق بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ بھی سنیئے۔ ہیولٹ جانسن بخارا کی موجودہ ترقی یافتہ عورتوں کے متعلق فخر سے لکھتا ہے:۔

"آج بخارا میں برقعہ پہننے والی ایک بھی عورت نظر نہیں آئے گی۔ ملاؤں اور رجعت پرست مردوں کی ساری مخالفت عورتوں کو ترقی کے راستے سے نہیں ہٹا سکی۔ نوجوان اور بارہ سال کی لڑکیاں جنہیں ہر وقت برقعہ پہننا پڑتا تھا۔ آج انہیں ان چیزوں کے لئے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ اگر کسی دور افتادہ دیہات میں مجبور کیا جائے تو وہ اس کے خلاف مزاحمت کرتی ہیں۔ اور قانون اور سوسائٹی اس کی مدد کرتی ہے ...... بخارا کے استادوں کے کالج کی پرنسپل (جو ایک عورت ہے) کی چھ سالہ لڑکی اپنی ماں سے یہ سوال کرتی ہے ماں پرانجا (برقعہ) کیا چیز ہوتی ہے"۔

اسی طرح (Soviet side 1 [illegible]) کے صفحہ ۸۶ پر دیکھئے وہ لکھتا ہے۔

"مردوں کے ساتھ اب عورتیں اور بچے بھی آزادی سے متمتع ہو رہے ہیں۔ عورت اب محض جائداد منقولہ (Chattle) نہیں رہ گئی ہے۔ اس نے آزاد انسانیت کے تمام حقوق حاصل کر لئے ہیں شادی اور طلاق کے قوانین اس پر شاہد ہیں ..... پنچائتی چراگاہ میں بچوں کی پرورش اور تربیت کی ذمہ واری سراسر حکومت کے سر ہے"۔

غور فرمائیے جہاں اس قدر آزادی ہوگی اور پردہ کے خلاف جو ایک فطرتی رجحان ہے سوسائٹی اور قانون کے ذریعہ دباؤ ڈالا جائے تو وہاں کی عام اخلاقی حالت کیا ہوگی۔ اور پھر جب بچوں کی پرورش سراسر حکومت کے سپرد ہو گی تو طلاق و نکاح کی ضرورت خود بخود باقی نہیں رہے گی۔ چنانچہ روس میں شادی بیاہ کے لئے صرف ایک دفتر کے رجسٹر پر نام چڑھا دینا کافی ہے اور اسی طرح جب اور جس وقت میاں بیوی آپس میں تعلق قائم نہ رکھنا چاہیں وہ طلاق کے فارم کو پر کر دیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ان دونوں مقاصد کے لئے کسی شخص کو صرف تین منٹ صرف کرنے پڑیں گے۔ بہر حال یہ نظریہ سخت مضر اور اخلاق کیلئے سم قاتل ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام خدا کے متعلق کیا نظریہ پیش کرتا ہے۔

## اسلام کا پہلا اصل

اسلام کا پہلا بنیادی اصل جس کے گرد سارا فلسفہ حیات گھومتا ہے وہ ایک خدا کا تصور ہے اور اگر صرف اس تصور کو چھوڑ دیا جائے تو اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا اور اس کے بعد اسلام کے کسی حکم پر عمل کرنے کی ضرورت ہی باقی رہتی ہے اور نہ کوئی فائدہ ہی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ا۔ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد الخ

وہ ایک ہے اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا اور اسے کسی (کو اپنی بقا قائم رکھنے کیلئے) جانشین کی ضرورت ہے اور یہ کہ وہ سب سے بڑا ہے اس کے ہم پلہ کوئی نہیں

(۲) وہ ہر چیز کا خالق ہے اور نہ صرف خالق بلکہ حکیم بھی۔ تمام اشیاء کی خاصیتیں اور باریک باتیں اس کے علم میں ہیں۔

ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم۔ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحٰن اللہ عما یشرکون ٥ ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ ٥ (الحشر رکوع ۳)

وہ عالم الغیب ہے ہر پوشیدہ سے پوشیدہ چیز کا بھی علم رکھتا ہے۔ رحمٰن اور رحیم ہے (پھر کس طرح وہ غریبوں کو نقصان پہنچانے والا ہوا؟) وہ بادشاہ ہے پاک ہے (اس لئے اس پر کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا) ہاں نافرمانوں اور سرکشوں کے لئے غالب وقہار اور زبردست عظمت رکھنے والا بھی ہے۔ .......... اس کے علاوہ جو کوئی بھی خوبی اور اچھی بات ہو سکتی ہے وہ اس میں موجود ہے۔

یہ بات صاف ہے کہ ایسے خدا کو ماننے والے انسان کس قدر با اخلاق ہوں گے اور وہ اپنے بھائیوں کا کتنا خیال رکھنے والے ہوں گے اور بدی سے بچنے والے اور نیکی پر چلنے والے ہوں گے چنانچہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ عرب بدبد اسلام سے قبل کیسے تھے اور اسلام قبول کرنے کے بعد ان میں کیا تبدیلی ہوئی تو ہم زمین و آسمان کا فرق ان میں پاتے ہیں۔ اسلام کے بعد عرب قوم ایک بلند اخلاق۔ اپنی قوم کے ہر فرد کے ساتھ ہمدردی رکھنے والی اور سچائی اور وفاداری رکھنے والی قوم بن گئی تھی۔ جبکہ اسلام سے قبل وہ ان صفات کے بالکل برعکس صفات اپنے اندر رکھتی تھی۔

## اشتراکیت کا دوسرا اصول

پھر اشتراکی فلسفہ خدا کو چھوڑنے کے بعد روحانیت سے بھی یکسر خالی ہے۔ ان کے نزدیک روحانیت کوئی چیز نہیں۔ وہ ہر نتیجہ مادی تجربات سے نکالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انسان کو صرف مادیت پر دھیان دینا چاہیئے۔ روحانیت سے اس کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کو چاہیئے کہ روحانیت کے جال میں بالکل نہ پھنسے۔ ان کا یہ نظریہ بھی بالکل غلط اور سخت نقصان دہ ہے۔ اس کا پہلا اثر تو براہ راست انسان کے اخلاق اور کیریکٹر پر پڑے گا۔ اور وہ اپنے اخلاق کو رذیل ترین بنائے گا اور اس کے علاوہ کئی خرابیاں اس میں پیدا ہو جائیں گی۔ اس جگہ اخلاق سے بھی کچھ نہ کچھ بحث کی گئی ہے۔ کیونکہ بعض اشتراکی نمائندے سرے سے اخلاق اور روحانیت کے قائل ہی نہیں ہیں۔ ہندوستان کے مشہور اشتراکی مفکر مسٹر ایم۔ این۔ رائے لکھتے ہیں۔

"سوشلزم ایک فلسفہ مادیت ہے جو مذہب کو پس پشت ڈال دیتی ہے اور روحانیت کو تسلیم نہیں کرتی"۔

(ہندوستان سٹینڈرڈ انڈیا ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء)

اسی طرح اخلاق کے متعلق وہ جو کچھ سمجھتے ہیں یہ ہے کہ:۔

"اشتراکی جدوجہد کی تائید میں جس حربہ سے بھی کام لیا جائے وہی حلال و جائز ہے وہ آئین جو اس راستے میں حائل ہو حرام و ناجائز ہے۔ ڈکٹیٹر شپ کے استحکام و بقاء کے لئے سب کچھ کر گذرنا عین منشائے اخلاق ہے"۔

~~~~~~~~~~~~~~~~

## ضروری اعلان

چوہدری محمد دین صاحب ساکنہ کوٹلی جوشن ڈاکخانہ گدگور (ضلع سیالکوٹ) اکاؤنٹنٹ وا بخارج خود کاشت بشیر آباد اسٹیٹ سندھ کو یہ حکم تھا کہ وہ وہاں سے فارغ ہو کر وکالت دیوان ربوہ میں حاضر ہوں۔ ابھی تک وہ حاضر نہیں ہوئے اور نہ ہی کوئی رخصت کی درخواست ان کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ وہ جہاں کہیں ہوں جلد ربوہ پہنچ جائیں۔ اگر ان کا کسی دوست کو علم ہو تو وہ مہربانی کر کے ہمیں مطلع فرمائیں کہ وہ کہاں ہیں۔

وکیل الدیوان ربوہ
~~~~~~~~~~~~~~~~

# رفتارِ عالم ــــ ہفتہ بھر کی اہم خبروں پر ایک نظر

خورشید احمد

## پاکستان

ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات میں جو شدید کشیدگی پیدا ہوگئی تھی سردست اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے قیام امن کے لئے جو پانچ نکاتی تجویز پیش کی تھی اور جس کے ماتحت پنڈت نہرو کو کراچی آنے کی دعوت دی تھی اسے غیر جانبدار حلقوں نے بھی سراہا تھا۔ لیکن افسوس کہ پنڈت نہرو نے اسے مسترد کرتے ہوئے اپنی فوجیں ہٹانے اور کراچی آنے سے انکار کر دیا ہے۔ البتہ خان لیاقت علی وزیر اعظم پاکستان کو دہلی آنے کی دعوت دی جو خان لیاقت نے اس کے جواب میں پھر اپنی پہلی تجاویز کو دہرایا ہے اور لکھا ہے کہ میرے لئے یہ مشکل ہے کہ آپ جب بھی پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ پیدا کریں میں دہلی کا چکر لگا آیا کروں آپ جب تک اپنی فوجوں کو پیچھے نہیں ہٹاتے اور کشمیر کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو تسلیم کرنے اور ان پر عمل کرنے کا یقین نہیں دلاتے اس وقت تک ملاقات کبھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوگی۔

ــــ اس ہفتے امریکہ نے پاکستان اور ہندوستان پر زور دیا ہے کہ وہ سرحدوں سے اپنی اپنی فوجیں ہٹالیں۔ پاکستان نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ اس نے محض دفاع کے لئے اپنی فوجیں بھیجی ہیں۔ اگر ہندوستان اپنی فوجیں ہٹائے تو وہ بھی ایسا کرنے کے لئے تیار ہے۔

ــــ معلوم ہوا ہے کہ اگر ہندوستان نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی تو برطانیہ اور امریکہ مشترکہ طور پر کوئی کارروائی کریں گے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے ہندو پاکستان کی سرحدوں پر اقوام متحدہ کے فوجی مبصر متعین کئے جائیں گے۔

ــــ پنڈت نہرو نے یہ الزام لگایا تھا کہ برطانوی افسر پاکستان کی فوجی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ برطانوی حکومت نے اس پر بھارتی حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے اور اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔

امریکہ کے ایک اخبار نے بتایا ہے کہ حفاظتی کونسل کے بعض ارکان ہندوستان کے موجودہ رویہ کے خلاف قرار داد ملامت پیش کرنے پر غور کر رہے ہیں کیونکہ پنڈت نہرو کی طرف سے فوجیں ہٹانے سے مسلسل انکار کو ایک جارحانہ کارروائی سمجھا جا رہا ہے۔ اتحادی نمائندہ ڈاکٹر گراہم نے بھی یہی رپورٹ کی ہے کہ ہندوستان کا رویہ کشمیر کے استصواب میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

موجودہ نازک صورت حالات کے پیش نظر مرکز میں شہری دفاع کا ایک الگ محکمہ قائم کیا جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ مشرقی بنگال کے وزیر مال مسٹر تفضل علی اس محکمہ کی وزارت کے انچارج مقرر ہوں گے۔

## ہندوستان

ہندوستان کی مرکزی حکومت نے آئندہ جنوری میں ملک میں عام انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انتخابات میں ہر بالغ کو رائے دہندگی کا حق دیا جائے گا۔ امید ہے کہ قریباً پندرہ دن تک انتخابات جاری رہیں گے۔

ــــ ہندوستان کے وزیر مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی نے ہندوستانی کابینہ سے استعفیٰ دے دیا ہے اور یہ استعفیٰ منظور بھی ہو گیا ہے۔ اب مسٹر قدوائی مسٹر کرپلانی کی نئی پارٹی میں شامل ہو کر کانگرس کے خلاف محاذ قائم کریں گے۔ آپ کے مستعفی ہو جانے کے بعد ہندوستان کی مرکزی وزارت میں صرف ایک مسلمان وزیر مولانا ابوالکلام آزاد رہ گئے ہیں۔

ــــ اقوام متحدہ کے حلقوں کا خیال ہے کہ ہندوستان دوبارہ حفاظتی کونسل کا ممبر بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ عرب ممالک کے نمائندوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے ساز باز میں مصروف ہے۔

## دیگر اسلامی ممالک

ــــ تیل کے متعلق ایران اور برطانیہ میں جو تنازعہ جاری ہے صدر ٹرومین کے مشیر ہری مین کی مساعی سے اس کے حل ہونے کی کچھ امید پیدا ہو گئی ہے۔ مسٹر ہری مین برطانوی کابینہ سے گفتگو کر کے واپس تہران پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے گفت و شنید کو امید افزا بتایا ہے اب برطانیہ کا وزارتی مشن ایرانی حکومت سے بات چیت کرنے کے لئے تہران روانہ ہو گیا ہے

برطانیہ نے تیل کو قومی ملکیت بنانے کے متعلق ایران کا حق تسلیم کر لیا ہے۔ اس کے بالمقابل ایران نے تیل کمپنی کی طرف سے حکومت برطانیہ کے گفتگو کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ ادھر یہ گفت و شنید ہو رہی ہے اور ادھر یہ خبر بھی آئی ہے۔ برطانیہ نے اپنے مزید تباہ کن جہاز دریائے شط العرب میں بھیج دیئے ہیں۔ یہ دریا ایران اور عراق کے درمیان واقعہ ہے۔

ایران کے علاوہ مصر سے بھی برطانیہ کا دیرینہ تنازعہ جاری ہے۔ مصر نہر سویز کے منطقے سے برطانوی فوجوں کا مکمل انخلا چاہتا ہے۔ اور برطانیہ موجودہ بین الاقوامی صورتِ حالات اور خود مصر کی حفاظت کا واسطہ دے کر کسی نہ کسی طرح اپنی فوجوں کو یہیں ٹھہرانے کی کوشش میں ہے۔ اس مسئلہ پر برطانوی وزیر خارجہ مسٹر موریسن نے پارلیمنٹ میں جو بیان دیا ہے۔ مصر میں اسے دونوں حکومتوں کے درمیان گفت و شنید کے خاتمہ کے مترادف سمجھا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک مصری وزیر نے کہا ہے۔ کہ برطانیہ جب تک ہماری قومی خواہشات کو پورا نہیں کرتا۔ ہم اب اس کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں۔

## مذاکرات کوریا

کوریا میں کئی دنوں سے اتحادیوں اور کمیونسٹوں کے درمیان صلح کے مذاکرات ہو رہے ہیں۔ مگر ابھی ہنوز روزِ اول والا معاملہ ہے۔ کیونکہ فوجوں کے انخلاء اور متارکۂ جنگ کا خط قائم کرنے کے مسئلہ پر جو اختلاف تھا۔ وہ کئی دنوں کی کوشش کے باوجود ختم نہیں ہو سکا۔ اور فریقین اپنی اپنی پوزیشن پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ بلکہ اب تو خبر آئی ہے کہ اختلافات میں کچھ اضافہ ہو رہا ہے۔ بہرحال چونکہ مذاکرات تاحال جاری ہیں۔ اس لئے موجودہ صورتِ حال کو سرِدست تعطل کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ شاید سمجھوتے کی کوئی صورت نکل ہی آئے۔

## متفرق

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ گو دنیا کی نصف آبادی برّ اعظم ایشیا میں ہے۔ مگر ایشیائی ممالک کی مجموعی قومی آمدنی کل دنیا کی قومی آمدنی سے صرف دسویں حصہ کے برابر ہے۔ اس کے برعکس امریکہ کی آبادی دنیا کی مجموعی آبادی کا صرف دسواں حصہ ہے۔ لیکن اس کی آمدنی کل دنیا کی قومی آمدنی سے ۴۰ فی صدی کے برابر ہے۔ شمالی امریکہ میں اوسط آمدنی فی کس ایک ہزار ڈالر ہے۔ اور ایشیا میں فی کس صرف پچاس ڈالر آمدنی ہے۔

روس کے سرکاری اخبار پراودا نے برطانوی وزیر خارجہ کا ایک بیان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے اہلِ روس کو بتایا ہے کہ برطانیہ میں خبروں اور آراء کی اشاعت پر کوئی پابندی نہیں۔ اور اس ضمن میں عوام کو پوری آزادی حاصل ہے۔ لیکن روس میں یہ حالت نہیں۔ وہاں بہت سی خبروں اور آراء کو عوام تک نہیں پہنچنے دیا جاتا۔ اور تقریر و تحریر پر بہت سی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔

روسی اخبار پراودا نے اس کا جو جواب دیا ہے۔ اس میں وہ مندرجہ بالا حقیقت کا انکار نہیں کر سکا۔ البتہ صرف یہ عذر کیا ہے کہ یہ پابندیاں "عوام کے دشمنوں" پر لگائی گئی ہیں۔ ورنہ "محنت کشوں" اور کسانوں کو پوری آزادی حاصل ہے۔

امریکہ کے ایٹمی کمشن کے صدر نے بتایا ہے۔ کہ ایک ایٹم بم ایک اوسط درجے کے شہر میں چالیس ہزار اشخاص کو ہلاک اور اسی ہزار کو مجروح کر سکتا ہے۔

آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ امریکہ نے ایٹمی ہتھیاروں کو ترقی دینے کے لئے صرف ایک سال میں پانچ ارب ڈالر خرچ کئے ہیں۔

برطانیہ کے لارڈ چانسلر نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ دو مستعمرات کے درمیان جھگڑوں کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دولت مشترکہ کی ایک سپریم کورٹ قائم کی جائے۔ جس میں تمام مستعمرات کے جج ہوں۔ جب دو مستعمرات کے درمیان کوئی جھگڑا ہو۔ تو اسی سپریم کورٹ کا فیصلہ ناطق ہونا چاہیئے۔ اس قسم کی عدالت کا قیام تمام ارکان ممالک کی منظوری سے ہونا چاہیئے۔

## تفسیر کبیر کے چند نسخے

تفسیر کبیر جب سورہ یونس تا کہف چھپی۔ تو شروع میں ہمارے احباب نے خریداری کی طرف اس لئے توجہ نہ کی۔ کہ جب چاہیں گے خرید لیں گے اور جب تفسیر کبیر کو دوکانداروں نے خرید لیا۔ اور دفتر سے ختم ہو گئی۔ اور قیمت بڑھ گئی۔ تو اس وقت احباب کو علم ہوا۔ کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ کہ جب دام کم تھے۔ اس وقت نہ خریدی۔ اور جب دفتر سے کتاب ختم ہو گئی۔ اور دوکانداروں کے ہاتھ میں چلی گئی ہے۔ اور قیمت بڑھ گئی۔ اس وقت مجبوراً زیادہ قیمت پر خریدنی پڑی۔ کئی احباب نے اس سے بھی قدم آگے بڑھایا۔ اور تفسیر نہ خریدی حتیٰ کہ بعد میں ان کو یہی تفسیر پچاس پچاس روپے کو خریدنی پڑی۔ اور جب یہ تفسیر نایاب ہو گئی۔ تو کئی قدردانوں نے ۱۲۰/- روپیہ کو وہی تفسیر خریدی جس کی قیمت پہلے ۱۵/- روپے تھی۔ احباب جماعت کو اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تفسیر کبیر کے چند نسخے اس وقت دفتر میں موجود ہیں۔ جلد خرید لینے چاہئیں۔ وگرنہ دوکانداروں کے پاس یہ کتب چلی جانے سے انہیں پھر اسی مشکل سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس وقت مندرجہ ذیل تفاسیر دفتر میں موجود ہیں۔

(۱) تفسیر کبیر پارہ اول صرف ۹ رکوع -/۸/۵

(۲) تفسیر کبیر پارہ عم حصہ تیسرا والنبأ تا الکوثر قیمت -/۸/۶ روپے۔

(انچارج بکڈپو تحریک جدید)

# پاکستان کے جنگلات کے متعلق اقوام متحدہ کے ماہر کی سفارشات

کراچی ۴ راگست - اقوام متحدہ کے ماہر جنگلات مسٹر الگز نڈر رول نے ایک بیان میں کہا کہ اقتصادی اور زراعتی دونوں ہی اعتبار سے اب پاکستان کے جنگل اس حالت میں ہیں کہ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ حال میں انہوں نے مشرقی پاکستان کا بھی وسیع دورہ کیا تھا۔ اس دورہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے مسٹر رول نے کہا کہ چھانگاؤں کے پہاڑی علاقوں کے جنگلات میں سائنٹفک اصولوں پر کام کیا جائے۔ تو اچھے نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ مشرقی پاکستان میں جنگلات کے پیداوار کی مختلف صنعتیں مثلاً لکڑی چیرنے کے کارخانے پلائی ووڈ اور دیا سلائیاں بنانے کے کارخانے قائم کئے جا سکتے ہیں۔

ان سفارشات کا خاکہ پیش کرتے ہوئے جو حکومت پاکستان سے وہ کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کون کون قسم کی لکڑی اسے دستیاب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جنگلات کی صنعتیں قائم کرنے میں اسکی بہت ضرورت ہوتی ہے وہ مرکزی حکومت سے یہ سفارش بھی کریں گے کہ جنگلات کی صحیح حالت جاننے کے لئے انکا ہوائی جہاز سے تفصیلی جائزہ لیا جائے۔ جنگلات کے علاقہ میں اچھی سڑکوں کا جال بچھا کر مواصلات میں اصلاح کی بھی وہ سفارش کریں گے

ان کی ایک سفارش یہ بھی ہوگی کہ جنگلات کو مشینوں کے ذریعہ صاف کرنے کے لئے کاریگروں کو تربیت دینے کا ایک اسکول قائم کیا جائے۔ (دستار)



خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

## خواتین جھنگ مگھیانہ کا جلسہ

بتاریخ ۹ جولائی ۱۹۵۱ء بروز اتوار چھ بجے شام زیر اہتمام انجمن خواتین پاکستان برانچ جھنگ مگھیانہ کا ایک اجلاس زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ خان مہابت خان صاحب انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں شہر کی تقریباً ڈیڑھ ہزار خواتین نے شرکت کی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ طالبات نے نعتوں۔ نظموں اور قومی ترانوں سے حاضرات کو محظوظ کیا۔ خواتین کی ترقی کے لئے تجاویز پیش ہوئیں۔ صدر صاحبہ نے دور حاضرہ کے حالات پر تبصرہ فرمایا خواتین جھنگ مگھیانہ کو بیدار کرنے کی سعی فرمائی۔ سیکرٹری جلسہ نے جلسہ کی نوعیت و اہمیت بیان کرتے ہوئے موجودہ حالات میں پاکستانی عورت کے فرائض پر روشنی ڈالی۔ اور درخواست کی۔ کہ وہ جلد از جلد فرسٹ ایڈ گرل گائیڈ تک ہوائی حملہ سے بچاؤ۔ اور نیشنل گارڈ کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے جگہ جگہ سنٹر قائم کریں۔ تاکہ بوقت ضرورت وہ ملک و ملت کی مدد کر سکیں۔

محترمہ صدر صاحبہ نے جلسہ میں مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔ جو باتفاق رائے پاس ہوئی۔

" خواتین جھنگ مگھیانہ کا یہ عظیم الشان اجلاس بھارت کے موجودہ فوجی اقدامات کو امن عالم کے منافی قرار دیتے ہوئے۔ حکومت پاکستان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ قوم اور ملک کی حفاظت کے سلسلے میں کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گی "

(صفیہ مفتی - انسپکٹرس کوآپریٹو سوسائٹیز جھنگ و آنریری سیکرٹری جلسہ ہذا)









## ایجنٹ حضرات کی اطلاع کے لئے

بل ماہ جولائی آپ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ بلوں کی رقم ۱۰ راگست ۱۹۵۱ء تک دفتر میں پہنچ جانی لازمی ہے۔ ورنہ بنڈل کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(منیجر الفضل لاہور)

## اگست ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۹، ۲۰ جولائی ۱۹۵۱ء کے پرچوں کی فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی۔ اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی۔ پی روانہ کر دیا جائے گا۔ اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ روپے ششماہی -/۱۳ روپے - سہ ماہی -/۷ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ وی۔ پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ڈاک خانہ میں وی پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ اس پر بھی علم نہیں۔ کہ کتنے ماہ رقم یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے

(منیجر)

# موجودہ کشیدگی ختم کرانے کیلئے برطانیہ اور امریکہ مشترکہ کارروائی کریں گے

کراچی ۳ اگست - کراچی میں برطانوی سفارت خانہ سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی موجودہ کشیدگی کو ختم کرانے کے لئے اب امریکہ اور برطانیہ دونوں مشترکہ کارروائی کرنے والے ہیں - چنانچہ یہ دونوں ملک اب جلد ہی حفاظتی کونسل میں یہ مسئلہ پیش کرنے والے ہیں - اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم کی عبوری رپورٹ کا انتظار کیا جا رہا ہے - معلوم ہوا ہے کہ اولین اقدام کے طور پر امریکہ اور برطانیہ حفاظتی کونسل سے یہ درخواست کریں گے کہ ہندوستان و پاکستان کی سرحدوں پر اتحادی فوجی مبصر تعینات کر دیئے جائیں - حفاظتی کونسل کے ذریعہ ہندو پاکستان کی موجودہ کشیدگی کو ختم کرانے کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی ہے کہ اب تک بیچ بچاؤ کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں - اور برطانوی حکومت کو ہندوستان کے رویہ میں اصلاح کی کوئی توقع نہیں رہی - (آفاق)

## ہندوستان کی سرحد پر چینی کمیونسٹوں کا اجتماع

لکھنؤ ۳ اگست - یو-پی- حکومت کو اس امر کی تصدیق شدہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چینی کمیونسٹوں کا ایک دستہ سکاکاؤ میں نقل و حرکت کرتا ہوا نظر آیا ہے جو مغربی تبت میں ہندوستان کی سرحد پر واقع ضلع المورڑا کے قریب واقع ہے

ہندوستان نے ۸ پوسٹوں پر پولیس کی تعداد میں اضافہ کر دیا ہے تاکہ چینی فوجوں کو ہندوستان میں داخل ہونے سے روکا جائے - سرکردہ حلقوں کا کہنا ہے کہ اس امر کا شدید ترین خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ چینی کمیونسٹ ضلع المورڑا میں داخل ہو کر ان علاقوں پر قبضہ کر لیں گے جن کے متعلق چینیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ تبت کا ایک حصہ ہے -

کراچی ۳ اگست - شفیعہ النساء نامی ایک لڑکی کو سنگاپور سے ایک سکھ کے قبضہ سے برآمد کر کے اس کے لواحقین کو پہنچا دی گئی -

## مسٹر لیاقت علی خان کے تار پر غور

نئی دہلی - ۳ اگست - مسٹر نہرو کے آخری تار کا جو جواب مسٹر لیاقت علی خان نے ارسال کیا ہے وہ کل صبح مسٹر نہرو کو موصول ہو چکا ہے -

بیان کیا جاتا ہے کہ بھارتی حکومت مسٹر لیاقت علی خان کے اس تار کا جواب دینے پر غور کر رہی ہے یہ جواب عنقریب کراچی بھیج دیا جائے گا -

## جنگ کی صورت میں برطانوی افسر پاکستانی فوج سے علیحدہ نہ ہونگے

کراچی ۴ اگست - آج یہاں ایک سرکاری ترجمان نے نئی دہلی کی اس اطلاع کو قطعاً بے بنیاد قرار دیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے پاکستان کو مطلع کر دیا ہے - کہ اگر جنگی کارروائیاں شروع ہو گئیں - تو وہ مسلح افواج میں کام کرنے والے تمام برطانوی افسروں کو واپس بلا لے گی -

ترجمان مذکور نے بتایا کہ ابھی تک حکومت برطانیہ کی جانب سے کوئی ایسا پیغام کراچی نہیں پہنچا -

## مسلمانوں کی متروکہ جائیداد پر جبری قبضہ کا فیصلہ

کراچی ۴ اگست - ہندوستانی حکومت نے ہندوستان میں متروکہ جائیداد کی قیمتوں کا اندازہ لگانے اور انہیں پاکستان سے آئے ہوئے بے گھر ہندوؤں کو معاوضہ کے طور پر دینے کا جو فیصلہ کیا ہے - وہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان متروکہ جائیداد کے معاہدے کے سراسر خلاف ہے - یہ بات واضح کر دی گئی ہے - کہ اس فیصلہ کا نتیجہ مسلمانوں کی اس جائیداد کو زبردستی قبضہ میں لیکر ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ کرنا ہے - جو وہ ہندوستان میں چھوڑ آئے ہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ جنوری میں جو معاہدہ ہوا تھا - اس کے مطابق جائیداد میں مہاجر کے حق کو محفوظ رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا -

## بقیہ صفحہ ۳

ان کو بغیر اپنی رائے کے شائع کر دیا جائے -

اب تک اس بارہ میں جو کچھ ہوا ہے - وہ کافی نہیں ہے - ہمارے بعض علماء کہلانے والوں نے جیسے کہ مودودی صاحب ہیں آیات قرآن مجید کے ٹکڑے علیحدہ کر کے اپنے من بھاتے معانی ان میں بھرنے کی کوشش کی ہے - اور اس طرح اس اہم معاملہ کو اور بھی ٹیڑھا کر دیا ہے - اور جیسا کہ ہم الفضل میں کئی بار وضاحت کر چکے ہیں - وہ مستشرقین کی پوری پوری تائید کرتے ہیں - اور اس بھیانک تصور کی بنیاد کو مضبوط کرتے ہیں - جس کی تردید کے لئے الاعتصام کے مدیر محترم نے اپنا مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے -

جہاں تک پنڈت نہرو کی تقریر کا تعلق ہے - آپ نے یقیناً جہاد کے غلط معنے سمجھے ہوئے ہیں - اس لئے وہ اس کو اپنے جارحانہ اقدام کا عذر بنا رہے ہیں - تاکہ باقی دنیا میں جو جہاد کا یہی تصور رکھتی ہے دھوکے میں آ جائے -

بھارت کے جارحانہ اقدام کے بعد ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے وطن کی خاطر اپنا جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے - اپنے وطن کے بچاؤ کے لئے جان دینا یقیناً شہادت کا درجہ رکھتا ہے -

# اخبار زمیندار کی افسوسناک روش

اخبار زمیندار نے مورخہ ۳ اگست ۱۹۵۱ء کے پرچہ میں ایک صاحب کی طرف سے "خلیفۂ قادیان کیوں خاموش ہے" کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے کہ "ہندوستان کے جارحانہ عزائم کے متعلق آقائے لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کے اعلان کے بعد خلیفۂ قادیان مرزا بشیر الدین محمود کا کوئی بیان کسی بھی اخبار میں آج تک نہیں دیکھا گیا - خلیفہ صاحب خود یا کوئی مرزائی دوست اس پر روشنی ڈال سکتے ہیں"؛

اخبار زمیندار کے اس نوٹ میں حسب عادت یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ گویا ایسے نازک وقت میں بھی جماعت احمدیہ کو پاکستان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں - یہ رویہ نہایت درجہ افسوسناک اور ملک میں فتنہ اور انتشار پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے - زمیندار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس وقت وزیر اعظم پاکستان نے اس امر کا انکشاف فرمایا - کہ بھارت کی افواج پاکستان کی سرحدوں پر جمع ہو گئی ہیں - تو اسی وقت بلاتوقف جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے ناظر امور عامہ و خارجہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے بذریعہ تار جماعت احمدیہ پاکستان کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان کو اپنی وفاداری اور تعاون کا یقین دلایا تھا - اور یہ تار سول ملٹری گزٹ اور اخبار جہاد وغیرہ میں چھپ چکی ہے - اور اسی طرح جماعت احمدیہ کے آرگن روزنامہ الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے - جماعت احمدیہ کی طرف سے اس واضح اعلان کے بعد زمیندار میں اس قسم کا نوٹ شائع ہونا نہایت درجہ افسوسناک اور موجب فتنہ ہے - زمیندار کو یہ بھی معلوم ہے کہ جیسا کہ اخبار الفضل میں بار بار شائع ہو چکا ہے آجکل حضرت امام جماعت احمدیہ نقرس اور درد مفاصل کے شدید حملے سے صاحب فراش ہیں - بہر حال جب سلسلہ احمدیہ کا نظام مقرر ہے اور نظارت امور عامہ اس کی ذمہ دار ہے - تو ان حالات میں لازماً ناظر امور عامہ کا اعلان جماعت اور خلیفہ کا اعلان ہی سمجھا جائے گا - زمیندار کو یہ بھی یاد رہے کہ اگر لڑائی ہوئی تو انشاء اللہ تعالےٰ سب سے پہلی صف میں پاکستانی احمدی ہوں گے - اور غالباً اس وقت زمیندار کے صاحبزادے صاحب گھر میں چائے اڑا رہے ہوں گے ؂

ناظر امور عامہ - ربوہ

## کراچی میں مسلم ممالک کے وزراء اعظم کی کانفرنس کی تجویز

حیدر آباد (سندھ) ۴ اگست - کل ہند ریاستی مسلم لیگ کے سابق جنرل سیکرٹری مسٹر محمد محمود نے وزیر اعظم پاکستان سے کہا ہے کہ وہ دنیا کے تمام اسلامی ممالک کے مشترک دفاع کے منصوبہ کے امکانات پر غور کرنے کے لئے اسلامی ملکوں کے وزراء اعظم کو کراچی آنے کی دعوت دیں -

یہ بتاتے ہوئے کہ ہندوستانی وزیر اعظم سے پیغامات کے تبادلہ سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا . . . . . .

. . . . . . . . . . .

. . . کیونکہ ہندوستان ایک ایسے فتنہ پر تلا بیٹھا ہے جسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے - مسٹر محمود نے اپنے اخباری بیان میں کہا ہے - اگر مسلم ممالک کو حالات کی نزاکت سے مطلع کیا جائے تو پاکستان کے وزیر اعظم کو تعاون یا عملی حمایت کی کمی محسوس نہیں ہو گی - یہ امر بہت ہی باعث استحسان ہو گا اگر وزیر اعظم دنیا کے اسلامی ممالک کے وزراء اعظم کو فوراً کراچی آنے کی دعوت دیں تاکہ اسلامی ممالک کے دفاع کے مشترکہ منصوبہ کے امکانات پر غور کیا جا سکے -